جلد ۲۶ | مورخہ ۳۰ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلِ خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی۔ الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین جماعتِ احمدیہ دہلی کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے ہیں:۔

آج بعد نماز عصر محلہ دارالعلوم اور دارالرحمت کے اصحاب نے ریتی چھلہ کے مشرق کی جانب جہاں سڑک ٹوٹی ہوئی ہے بھیجہ بابو عبد الواحد صاحب سے روڑا لا کر ڈالا۔ جنرل سکرٹری صاحب لوکل کمیٹی لکھتے ہیں۔ اس کام کے لئے جس قدر دوستوں کے آنے کی امید تھی۔ افسوس کہ اس قدر نہ آسکے۔ اگلی جمعرات کو دارالفضل اور دارالبرکات کے اصحاب اسی جگہ کام کریں گے۔ دوست کثرت سے شامل ہوں۔ دوکانداروں کو بھی شامل ہونا چاہیئے۔

آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں بعدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور صاحب صدر نے دلچسپ پیرایہ میں تبلیغ کے فریضہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی:۔

کل کے پرچہ میں انشاء اللہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پاس ہونے والے طلباء کا نتیجہ شائع کیا جائے گا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کے نیک افراد کا مقام

"مجھے خدا نے اپنی جماعت کے نیک بندوں کی نسبت وہ وعدے دیئے ہیں۔ کہ جو لوگ ان وعدوں کے موافق میری جماعت میں سے روحانی نشو و نما پائیں گے۔ اور پاک دل ہو کر خدا سے پاک تعلق جوڑیں گے۔ میں اپنے ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ میں ان کو صدہا درجہ مولوی عبد اللہ غزنوی سے بہتر سمجھوں گا۔ اور سمجھتا ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ان کو وہ نشان دکھلاتا ہے۔ کہ جو مولوی عبد اللہ صاحب نے نہیں دیکھے۔ اور ان کو وہ معارف سمجھاتا ہے۔ جن کی مولوی عبد اللہ کو کچھ بھی خبر نہیں تھی۔ اور انہوں نے خوش قسمتی سے مسیح موعود کو پایا۔ اور اسے قبول کیا۔ مگر مولوی عبد اللہ صاحب اس نعمت سے محروم گزر گئے"

(مکتوب ۱۶ جون ۱۸۹۹ء منقول از تشحیذ الاذہان جلد ۹ نمبر ۳)

5

بمبئی کا ذکر

"بمبئی کا ذکر تھا۔ کہ ایک جزیرہ ہے۔ اور سمندر کے پانی کو روک کر اکثر جگہ مکانات بنائے گئے ہیں۔ فرمایا۔ مجھے بھی کئی دفعہ خیال آیا ہے۔ کہ جب سخت زلزلہ آئے گا۔ تو اس وقت بمبئی کا کیا حال ہوگا۔ فرمایا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں دیر کر دی ہے۔ اس واسطے مخالفین کی شوخیاں بڑھتی جائیں گی۔ اور وہ گالیاں دینے میں اور بھی تیزی دکھائیں گے"

(بدر ۵ اپریل ۱۹۰۶ء)

ہاتھ میں تسبیح رکھنا

"ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ مخالف کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں۔ لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے۔ فرمایا۔ صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں۔ یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں۔ فرمایا۔ ایک شخص کا ذکر ہے۔ کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ اور کوچہ میں سے گزر رہا تھا۔ کہ راستہ میں ایک بڑھیا نے دیکھا۔ کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے۔ اس نے کہا۔ کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے۔ اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں۔ ان کو کون گن سکتا ہے"

(بدر ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء)

مہدی آخر الزمان کا درجہ

"میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ میں وہی ہوں۔ اور اس نور میں میرا پودا لگایا گیا ہے۔ جس نور کا وارث مہدی آخر زمان چاہیئے تھا۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا۔ کہ وہ حضرت ابو بکرؓ کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ ابو بکرؓ کیا۔ وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کی تقسیم ہے۔ اگر کوئی بخل سے مر بھی جائے۔ تو اس کو کیا پرواہ ہے"

(مکتوب ۱۶ جون ۱۸۹۹ء منقول از تشحیذ الاذہان جلد ۹ نمبر ۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے جماعت احمدیہ دہلی کو مبارکباد

بفضل خدا جن جماعتوں کے کارکن اپنا فرض منصبی ادا کرنے میں مستعدی اور سرگرمی سے کام لیتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پر پُرجوش لبیک کہتے ہیں۔ وہ نہ صرف خود حضور کی دعا اور خوشنودی کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ ان کی جماعت کے احباب بھی حضور سے دعا اور مبارکباد کا تحفہ حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ دہلی کے سکرٹری مال بابو غلام حسین صاحب لدھیانوی ایسے ہی کارکنوں میں سے ہیں۔ جو تحریک جدید کے کام کو کامیاب بنانے کے لئے بے حد محنت اور کوشش سے کام کرنے والے ہیں۔ دور اول میں ان کی جماعت کا وعدہ سال اول ۱۲۹۵ روپے سال دوم ۱۴۲۴ روپے اور سال سوم ۱۸۲۷ معہ لجنہ اماء اللہ دہلی کے تھا۔ جو انہوں نے خدا کے فضل سے سو فی صدی نہ صرف میعاد کے اندر ادا کر دیا۔ بلکہ اس کا بڑا حصہ ابتدائی مہینوں میں ادا کر دیا۔ اور باوجودیکہ دہلی کی جماعت شہر کے مختلف حصوں میں جو دو دو تین تین میل کا فاصلہ رکھتے ہیں پھیلی ہوئی ہے۔ سکرٹری مال کی جد و جہد کامیاب ہوئی۔

اب سال چہارم کے لئے ان کا وعدہ معہ لجنہ اماء اللہ دہلی ۲۰۶۱ کا ہے جو تیسرے سال کے وعدے سے بھی زیادہ ہے۔ سکرٹری مال حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ گذشتہ سہ سالہ دور میں جماعت دہلی نے بفضلہ سو فیصدی چندہ تحریک جدید ادا کیا ہے اور سال چہارم کا چندہ بھی وصول کر کے بھیجا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس سال کا چندہ بھی بہت جلد حضور کے پیش کیا جائیگا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ وعدوں کے ایفا کی توفیق دے۔ اس پر حضور نے دعا فرمائی اور اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا "جزاکم اللہ احسن الجزا آپ کی جماعت کا کام بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو خاص فضلوں کا وارث کرے"۔

جماعت احمدیہ دہلی کے متعلق حضرت امیر المومنین کی یہ مبارکباد شائع کرتے ہوئے تحریک جدید کے تمام مال سکرٹری صاحبان سے درخواست ہے کہ ان کو بھی اپنی جماعت کے چندہ تحریک جدید سال چہارم کے بروقت کامیاب کرنے کے لئے نہایت مستعدی اور سرگرمی سے کام کرنا چاہیئے۔ تا ان سب کو حضور کی دُعا اور خوشنودی حاصل ہو سکے۔ چونکہ تحریک جدید کو اپنے اہم کاموں کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے روپیہ وصول کر کے جلد ارسال کرنا چاہیئے ۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

ایک ضروری اعلان :-

مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل کو چوہا سیدن شاہ ضلع جہلم میں تبلیغ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ موضع مذکورہ میں میلے باعث بہت سے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اردگرد کی تمام جماعتوں کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احسن طور پر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ اردگرد کی جماعتیں بالخصوص دوالمیال اور کھیوڑہ کی جماعتیں مولوی صاحب موصوف سے پورے تعاون اور استفادہ سے کام لیں گی ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نہائت ضروری درخواست دُعا :-

اے مسیح کی پاک جماعت! یہ عاجز نہائت عجز اور ادب سے آپ حضرات کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ آپ کی جماعت کے ایک ناچیز فرد پر دشمنوں نے کئی ایک جھوٹے مقدمات سنگین الزامات لگا کر دائر کر دیئے ہیں اور بوجہ احمدیت کے ہر خورد و کلاں اس عاجز کے خلاف شدید کارروائی کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اس لئے یہ عاجز آپ حضرات سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ للہ اور محض للہ اس عاجز کے حق میں نہائت درد اور تڑپ اور خاص توجہ سے بارگاہ ایزدی میں دعائیں فرمائیں۔ تا مولےٰ کریم خاص فضل سے اس نابکار پر رجوع برحمت ہو ۔ خاکسار۔ نیاز محمد انسپکٹر پولیس میرپور خاص سندھ

درخواست ہائے دُعا :-

رحمت اللہ خان صاحب قادیان اپنے بھائی برکت اللہ خان کی امتحان میں کامیابی کے لئے فتح محمد صاحب شر کراچی مقدمہ میں باعزت بری ہونے کے لئے عمر الدین و عبد اللہ صاحبان چونڈہ ضلع سیالکوٹ ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی قادیان اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے احمد علی صاحب قادیان اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے عبد الحفیظ صاحب منشی فاضل امتحان میں کامیابی کے لئے مرزا سعید احمد صاحب ترن تارن اپنے والد حکیم مرزا فیض احمد صاحب کی صحت کے لئے پیر محمد عبد اللہ شاہ صاحب گوجرہ اپنے والد پیر چراغ شاہ صاحب جو لعارضہ سل بیمار ہیں کی صحت کے لئے۔ محمد امین صاحب کلرک لاہور اپنی لڑکی امۃ النصیر کی صحت کے لئے مرزا زراعت اللہ بیگ صاحب چیلیانوالہ عہدہ سفید پوشی حاصل کرنے کے لئے محمد صدیق صاحب کلکتہ اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے۔ ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل قادیان محمد ادریس پسر مستری محمد حسین صاحب لاہور کی صحت کے لئے عبد الجبار صاحب قادیان سید عزیز احمد شاہ صاحب پسر حضرت سید نام شاہ صاحب مرحوم کی صحت کے لئے جو لعارضہ سل بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلانات نکاح :-

(۱) ۱۳ مارچ میاں مبارک احمد ولد میاں بشیر محمد صاحب صوبیدار میجر جھجھہ وال ضلع لدھیانہ کا نکاح مسماۃ صفیہ بیگم بنت مولوی نور محمد صاحب اوورسیر جھجھہ وال ضلع لدھیانہ سے بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر پڑھا۔ (۲) میاں عبد الغفار ولد مولوی نور محمد صاحب اوورسیر جھجھہ وال ضلع لدھیانہ کا نکاح مسماۃ آمنہ بی بی بنت ماسٹر ولی محمد صاحب سکنہ جھجھہ وال ضلع لدھیانہ سے بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر پڑھا۔ (۳) میاں عبد الرشید ولد مولوی نور محمد صاحب اوورسیر نہر جھجھہ وال ضلع لدھیانہ کا نکاح مسماۃ شریفہ بی بی بنت میاں شیر محمد صاحب صوبیدار میجر جھجھہ وال ضلع لدھیانہ سے بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر پڑھا۔ (۴) میاں عبد السلام ولد ڈاکٹر عطا محمد صاحب جھجھہ وال ضلع لدھیانہ کا نکاح مسماۃ سارہ بی بی بنت میاں شیر محمد صاحب صوبیدار میجر جھجھہ وال ضلع لدھیانہ سے بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ ان نکاحوں کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار نور محمد اوورسیر نہر حال وارد محلہ دار الرحمت قادیان (۵) قادر بخش خان ولد اللہ بخش خان بلوچ ساکن بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خان کا نکاح ۱۳ فروری فاطمہ بیگم دختر شادی خان صاحب قادیان سے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔ ظفر محمد

ولادت :-

خاکسار کے ہاں ۲۴ مارچ لڑکی تولد ہوئی۔ جس کا جمیلہ خانم نام رکھا گیا۔ خاکسار شیخ اکرام اللہ وزیر آباد

دعائے مغفرت :-

یہ خبر نہائت افسوس اور رنج سے سنی جائے گی۔ کہ محترم سیٹھ محمد غوث صاحب سکنہ حیدرآباد دکن جو سلسلہ کے قدیم اور نہائت مخلص کارکنوں میں سے ہیں۔ ان کی بڑی لڑکی سیدہ بیگم کا انتقال ہو گیا۔ مرحومہ نے کئی ایک چھوٹے چھوٹے بچے پیچھے چھوڑے ہیں۔ ہم سیٹھ صاحب اور ان کے خاندان سے اس صدمہ میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (۲) میری اہلیہ سردار بیگم ۲۵ مارچ کو وفات پا گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد افضل خان جالندھر چھاؤنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ محرم ۱۳۵۷ھ

انبیاء کی جماعتوں کے دو دَور

دَورِ مشکلات اور دَورِ کامرانی

کمزور طبع لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ تکلیفوں مشقتوں اور قربانیوں کے بغیر ہی انہیں کامیابی حاصل ہو جائے۔ لیکن جہاں اس قسم کی خواہش غفلت اور کسالت۔ بُزدلی اور کم ہمتی کی علامت ہوتی ہے۔ وہاں خدا تعالےٰ کی سنتِ مستمرہ کے بھی خلاف ہے۔ جب دُنیا کے کسی معمولی سے معمولی کام میں بغیر محنت و مشقت اٹھائے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ انبیاء کی جماعتیں جو دراصل دُنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آتی ہیں۔ بغیر ایک وقت تک صبر آزما تکالیف اور انتہائی ناسازگار حالات میں سے گزرنے کے کامیاب ہو سکیں۔ یہ دَورِ مصائب اس قدر شدید مہیب اور شکیب آزما ہوتا ہے۔ کہ حقیقی مخلصین ہی اس میں ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔ بے شک شدتِ مصائب ان کے مونہوں سے بھی یہ صدا نکلوا دیتی ہے۔ کہ متیٰ نصر اللہ لیکن اللہ تعالےٰ۔ اور اس کے وعدوں پر کامل یقین انہیں قطعاً مایوسی کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ اس قسم کے حالات ان کے حوصلوں۔ اور ان کے یقین کو اور زیادہ بڑھا دیتے ہیں *

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہی وُہ دَور ہوتا ہے۔ جبکہ آئندہ ترقی و اقبال کی بنیادیں استوار کی جاتی ہیں۔ گو دُنیا کی نظروں میں یہ دَور بے سروسامانی۔ ناتوانی اور درماندگی کا دَور ہوتا ہے۔ لیکن باطنی نگاہ رکھنے والے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ حقیقی کامرانی کا زمانہ یہی ہے۔ کیونکہ یہ وُہ زمانہ ہوتا ہے جبکہ دلوں کی آبادیوں اور رُوح کی اقلیموں کو زیرِ نگین کیا جاتا ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ دلوں اور روحوں کی تسخیر میدانِ جنگ میں جسموں پر فتح پانے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی *

اسلام کا پہلا دَور جو داعیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے شروع ہو کر ہجرت۔ یا دُوسرے الفاظ میں بے چارگی کی انتہا پر ختم ہوا۔ وُہ دراصل اس کامیابی کی تخم ریزی اور آبیاری کا زمانہ تھا۔ جس کے ثمرات آئندہ دَور میں ظاہر ہوئے۔ اس زمانہ کی بے سروسامانیوں میں امارت اور درماندگیوں میں توانائی مضمر تھی وہ مسلمانوں کی ذاتی استعدادوں کو بڑھانے اور ان کو پختہ بنانے کا زمانہ تھا۔ اور بظاہر مصیبتوں۔ قربانیوں بے چارگیوں اور کلفتوں کا دور تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اسی میں اسلامی فتوحات کے خاکے تیار ہوئے۔ یہی کامرانیوں۔ اور فتح مندیوں کا مبدأ تھا۔ اسی وقت کی ذہنی ترقی اخلاقی تربیت اور تزکیۂ نفوس نے ہی مسلمانوں کو عزائم کی وسعت دی۔ اور پھر ان کو عملی رنگ دے دیا۔ ممکن ہے۔ دُنیا کی نظریں اس کو نہ دیکھتی ہوں۔ لیکن نظرِ بصیرت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ اسلام کا دَورِ اقبال فی الحقیقت فتح مکہ سے شروع نہیں ہوا۔ بلکہ اس کی ابتداء اسی وقت سے ہو چکی تھی۔ جبکہ خدا کا وُہ محبوب جس کی شان کا نہ کوئی پہلے ہوا۔ اور نہ بعد میں ہو سکتا ہے۔ جس کا ثانی پیدا کرنے سے مادرِ گیتی ہمیشہ کے لئے قاصر رہے گی۔ خویش و اقارب کی چیرہ دستیوں اور مظالم سے تنگ آکر انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں۔ انتہائی بے چارگی۔ اور مظلومیت کے عالم میں صرف ایک رفیق و مونس کے ہمراہ اپنے اس وطن کو چھوڑنے کے لئے مجبور ہو رہا تھا جس میں اس نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ بسر کیا۔ اور جس کا ذرّہ ذرّہ اس کے حسنِ اخلاق۔ دیانت اور راستبازی پر شاہدِ ناطق تھا *

کوتاہ اندیش انسان چونکہ مغز کی بجائے قشر پر نظر رکھتے ہیں۔ عمارتوں کی خوشنما بلندیوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ مگر ان کی بنیادوں کی طرف نگاہ نہیں کرتے اس لئے قربانیوں اور تکالیف سے جلد گھبرا جاتے ہیں۔ اور تھوڑی ہی منزل طے کرنے کے بعد تکان محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہماری جماعت جسے خدا تعالےٰ نے صحابہ کی مثیل قرار دیا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ قربانیوں اور ابتلاؤں کا دور اور ان کی انتہا ہی فی الحقیقت فتح و کامرانی کی ضامن ہوتی ہے۔ اور یہی وُہ بھٹی ہے۔ جس میں نفس کی تمام آلائشیں جل کر راکھ ہو جاتی ہیں۔ اور وُہ قوت و استقلال پیدا ہوتا ہے۔ جو دوسرے دَور کا بنیادی پتھر قرار پاتا ہے *

پس جب تک ہماری جماعت اپنے آپ کو اس بھٹی میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔ اور قربانیوں۔ اور ابتلاؤں کے دَور میں سے ہنسی خوشی نہ گزرے گی۔ دُوسرے دَور کو قریب لانے میں کامیاب نہ ہوگی۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم تمام امتحانوں میں پورے اُتریں۔ جو ہمیں پیش آئیں اور خدا کی رضا کو ہر بات پر مقدم رکھیں۔ آمین *

عیسائیت کے بعض اہم مسائل کے متعلق پادریوں کا فیصلہ

اعلےٰ پایہ کے پادریوں کا ایک کمیشن کئی سال کی تحقیقات کے بعد موجودہ عیسائی عقائد کے متعلق جن نتائج پر پہونچا ہے۔ وُہ بالفاظ اخبار آفتاب لکھنؤ (۲۵۔ مارچ) یہ ہیں:۔

۱۔ انجیل کامل مذہبی کتاب نہیں ہے۔ یہ تو یسُوع مسیح کی زندگی کے واقعات کا مجموعہ ہے۔ جنہیں کافی عرصہ گزر جانے کے بعد مرتب کیا گیا ہے *

۲۔ یہ چیز بھی قابلِ قبول نہیں ہے۔ کہ مُردے قبروں سے اٹھ سکیں۔ مسیح کے صلیب دیئے جانے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے متعلق انجیل میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وُہ خلافِ واقعہ ہے *

۳۔ دُنیا کی ابتداء بے شک ہوئی ہوگی۔ لیکن کتاب مقدس میں اس کی جو کیفیت پیش کی گئی ہے۔ وُہ افسانہ ہے۔ ازمنہ قدیمہ کے مذہب پسند لوگوں کو زیرِ اثر رکھنے کے لئے یہ افسانے تیار کئے گئے تھے *

عیسائیت کے متعلق یہ خیالات ان لوگوں کے نہیں۔ جن کی نگاہ میں مذہب کی کوئی حقیقت نہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کے ہیں۔ جو ذمہ وار مذہبی لیڈر ہیں۔ اور جنہوں نے ایک لمبے عرصہ کے غور و فکر کے بعد ان کا اظہار کیا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ عیسائیت جن بنیادوں پر قائم ہے۔ وُہ غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے ہرگز قابلِ اطمینان نہیں رہیں اور باوجود عیسائیت سے گہری وابستگی کے ان کی فطرتیں ان باتوں کا انکار کر رہی ہیں *

الکتاب والحکمۃ ۱۴

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۰۱۔ حقِ تلاوت

الذین آتیناھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ: حق تلاوت یہ ہے۔ کہ کتاب الٰہی کو پڑھے۔ ایمان سے محبت سے درددل سے۔ غور و فکر سے۔ خوش آوازی سے عمل کے لئے۔ مقدم کرنے کے لئے۔ طلب ہدایت کے لئے۔ عبرت کیلئے۔ باقاعدہ اور دن رات کے مختلف اوقات میں۔ اور کچھ حصہ حفظ بھی ہو۔

۱۰۲۔ لعنت کرنیوالے

اولٰئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللّٰعنون۔ میں جو لعنت کرنے والے ہیں۔ ان میں بددعا کرنے والے انبیاء بھی داخل ہیں۔ مثلاً حضرت داؤدؑ اور حضرت مسیح ناصری (لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علٰی لسان داؤد و عیسی ابن مریم) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی کتابوں میں ایسی لعنتیں لکھی ہوئی موجود ہیں۔

۱۰۳۔ جو بھی گندے کام بتا وہ شیطان ہے

انما یامرکم بالسوء والفحشاء یعنی شیطان ہی برائی اور بے حیائی کے کام بتاتا ہے۔

نوجوانوں کو یہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو بھی بدی اور بے شرمی کی باتیں سکھائے وہ شیطان ہے۔ اس سے دور رہیں۔

۱۰۴۔ بہشتی مقبرہ

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ نحن اولیاءکم فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاخرۃ (حٰم سجدہ)

جن لوگوں نے کہدیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ۔ بلکہ خوشخبری ہو تم کو اس جنت کی جس کا وعدہ تمہیں دیا گیا تھا۔ ہم دنیا اور آخرت دونو جگہ تمہارے دوست اور مددگار ہیں۔

اس آیت کی رو سے ضروری ہے۔ کہ ہر سچا مومن دنیا میں ہی اپنے مرنے سے پہلے خدا کی طرف سے بہشتی ہونے کی خوشخبری پالے۔ ورنہ اس کا حساب خدا کے ساتھ ہے۔ اس زمانہ میں بطفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بشارت بہت زیادہ آسان ہوگئی ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ اِذَا الْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ کا ہے۔ اب مومن سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور بشارت دہندہ فرشتے کارکنان مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ہیں اور بشارت وہ سرٹیفکیٹ ہے۔ جو وصیت قبول ہوکر جاری ہوتا ہے۔ پہلے زمانوں میں تو جان و مال دونوں کا پورا سودا ہوتا تھا۔ اب دسواں حصہ مال کا اور دو مومنوں کی شہادت کافی ہے۔ کہ موصی نیک عامل بر شریعت اور منہیات سے بچنے والا متقی ہے اور پہلوں کے جنتی ہونے کا آج تک کسی کو پتہ نہیں۔ مگر یہاں تو جو اس مقبرہ میں داخل ہوگیا۔ وہ مرتے ہی بہشتی مشہور اور ریکارڈوں میں بہشتی مندرج اور واقعی بہشتی بلاریب و بلاشبہ۔ اب بھی جو وصیت نہ کرے۔ وہ بدقسمت ہے۔

۱۰۵۔ دعوٰے کیساتھ دلائل کے نمونے

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان سے خدا نے فرمایا۔ کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں یعنی لا اعلم الغیب۔ اس کی دلیل ایک جگہ یوں دی۔ لوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسّنی السوء۔ یعنی اگر میں عالم الغیب ہوتا۔ تو ہمیشہ فائدہ ہی میں رہتا۔ اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ یعنی تو نماز پڑھ۔ ساتھ ہی اس کی دلیل یہ دیتا ہے۔ کہ ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز بیحیائیوں اور نامعقول باتوں سے بچاتی ہے۔

اسی طرح لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ وھو اللطیف الخبیر۔ انسانوں کی نظریں خدا کو نہیں دیکھ سکتیں۔ بلکہ وہ ان کی بینائی کو دیکھتا ہے۔ دلیل اسپر یہ ہے کہ وہ لطیف ہے۔ اس لئے لوگ اسے نہیں دیکھ سکتے اور خبیر ہے اس لئے وہ لوگوں کی قوت بینائی اور ان کے سمعی [illegible] تک کو دیکھ لیتا ہے۔

غرض قرآن اول سے آخر تک نہایت مدلل کتاب ہے۔ اور ہر مسئلہ پر یا وہیں یا آگے پیچھے کہیں نہ کہیں دلیل موجود ہوتی ہے۔ یہ بڑا دلچسپ مضمون ہے۔ اگر کوئی اس طرف متوجہ ہو۔

۱۰۶۔ زندگی روحانی اور جسمانی

یاایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم (انفال) اے مومنو اللہ اور رسول کا حکم مانو جب وہ تم کو پکارتا ہے کہ تمہیں زندہ کرے۔ عام طور پر اس زندگی سے مراد روحانی زندگی لیتے ہیں کیونکہ حقیقۃً اصلی زندگی وہی ہے۔ لیکن اس آیت کا ماقبل دیکھکر معلوم ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کیلئے مومنوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ اور بدر کے بعد دوسری جنگ کے لئے ان کو تیار کر رہے ہیں۔ اس پر ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو کیا تم سمجھتے ہو کہ رسول مرنے کے لئے تمہیں بلاتا ہے۔ حالانکہ وہ تو تم کو زندگی دینے کیلئے بلاتا ہے۔ بالکل الٹی بات ہے جو تم سمجھتے ہو۔ یعنی اب تو باقاعدہ جنگ شروع ہوگئی ہے۔ اگر اس وقت جہاد نہ کروگے۔ اور لڑائی سے جی چراؤگے۔ تو مفت میں مارے جاؤگے۔ اور دشمن تمہارے گھروں میں گھسکر ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیگا۔ اب تمہاری دنیا کی زندگی بھی اسی میں ہے کہ تلواریں پکڑ پکڑ کر ہمت سے مقابلہ کو باہر نکلو۔

۱۰۷۔ نئی باتیں

قرآن مجید میں پہلی کتابوں کی صداقتوں اور ان کی تفصیلات کے علاوہ اپنی بھی نئی صداقتیں اور نئی باتیں ہیں۔ نمونہ کے طور پر عصمت انبیاء کا مسئلہ (لایسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ انبیاء) حالانکہ پہلی کتابوں میں نبی بھی گناہ گار تسلیم کئے جاتے تھے۔ اسی طرح مشورہ کا حکم (وامرھم شوریٰ بینھم اور شاورھم فی الامر) یعنی حکومت مشورہ سے ہو۔ مساوات انسانی کا مسئلہ جس سے عالمگیر اخوت کی بنیاد قائم کی ہے۔ نہ کہ قومی تفاضل (پہلے نحن ابناء اللہ و احباءہ والے مذاہب تھے) اجتہاد کی اجازت اور تفقہ کا دخل دین میں (ویتبع غیر سبیل المؤمنین) یہود اور نصاریٰ وغیرہ کی افراط و تفریط چھوڑ کر۔ میانہ روی (وکذٰلک جعلناکم امۃ وسطا) بجائے مختص القوم اور مختص الملک تبلیغ کے عالمگیر تبلیغ اسلام سے خاص ہونا۔ (لانذرکم بہ و من بلغ) خدا تعالےٰ کی قولی کتاب کا خدا کی فعلی کتاب سے مطابق ہونے کا مسئلہ عقل و حکمت پر مذہب کی بنیاد رکھنا اگر یہ نہ ہو تو ہر مذہبی مسئلہ پر دلیل کیوں دیتا۔ غنائم کا حلال ہونا۔ ہر مخلوق میں نر و مادہ کا مسئلہ (و من کل شیءٍ خلقنا زوجین) علی حصہ مذہب کی بنیاد یسر پر رکھنا نہ کہ عسر پر۔ یا آپکا تا شریعت تمام دنیا کے حالات پر حاوی ہو نہ کہ کسی خاص ملک پر۔ بدی کو نہیں بلکہ اس کی جڑ کو کاٹنا (اس کی تفصیل الگ آئیگی) خود دعوےٰ کرنا اور خود ہی دلیل دینا۔ ایک نئے انعام یعنی نبوت کے دروازہ کا اپنے متبعین کیلئے کھولنا حفاظت قرآن کا مسئلہ اس کلام الٰہی کا ہر زمانہ ہر قوم اور ہر حالت کیلئے کافی ہونا۔ اور مسائل مزدوریہ کیلئے اس کا بطور خزانہ یا انسائیکلوپیڈیا کے ہونا اسی طرح فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دعویٰ بھی نئی چیز ہے جو پہلی کتب نے نہیں کیا۔ شراب کی حرمت بھی صرف قرآن سے خاص ہے۔ پہلے کسی مذہب نے اس گندگی کو دور نہیں کیا تھا۔ دنیا کی ہر امت

* اور ہر ملک میں رسول اور نبی ہونے تسلیم کئے ہیں نیز یہ اصول پیش کیا ہے۔ کہ ہر مخلوق میں زندگی ہے۔ خواہ وہ نباتات ہو۔ یا جمادات۔ بلکہ ہر ذرہ ایک زندگی رکھتا ہے۔ یہ بات کہ قرآن مجید میں

تہذیبُ الاخلاق اور مجلس مشاورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک غرض اخلاق کی درستی بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے حق میں فرمایا۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق و تھذیبُ الاخلاق (تذکرہ صفحہ ۳۵۰) خدا وُہ خدا ہے جس نے اپنا رسُول اپنی ہدایت۔ اپنے سچّے دین اور اخلاق کی درستی کے لئے بھیجا۔ اخلاق خلق کی جمع ہے۔ اور خلق خدا داد قوٰے طاقتوں اور قابلیتوں کو برموقعہ و برمحل استعمال کرنے کا نام ہے۔ اور اخلاق کا پورے آداب کے ساتھ اور عمُدہ پیرایہ میں ظہور تہذیب اخلاق ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض نہ صرف لوگوں کو با اخلاق بلکہ مہذب با اخلاق بنانا بتائی گئی ہے اور اس امر کے ثبوت میں کہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اس غرض کو بھی پُورا کیا۔ مَیں مجلس مشاورت کے اجلاسوں کو پیش کرتا ہوں۔ جن میں مختلف بلاد و امصار کے نمائندے سینکڑوں کی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور نہایت عظیم الشان امور کے متعلق اپنی آرار پیش کرتے ہیں۔ ایک دُوسرے کی رائے سے وُہ اختلاف بھی کرتے ہیں لیکن کیا مجال کہ کوئی تہذیب کے خلاف کِسی قسم کی حرکت کرے۔ نہایت خندہ پیشانی سے اپنے بھائیوں کی آواز سُنتے۔ اور ان پر غور کرتے ہیں۔ پھر خلیفہٴ وقت جو جماعت کی رُوح۔ اور بمنزلہ قطب ہے۔ جس کے ارد گرد تمام روحانی ستارے چکر کھاتے۔ اور اس سے استفاضہ اور اکتساب انوار الٰہیہ کرتے ہیں۔ مختلف فیہ مسائل کے متعلق آخری فیصلہ دیتے ہیں۔ بعض اوقات جب آپ دیکھتے ہیں۔ کہ اکثریت کی رائے کی نسبت اقلیت کی رائے زیادہ صائب ہے۔ تو اسی کے حق میں فیصلہ فرماتے ہیں اور تمام نمائندگان شرح صدر سے آپ کے فیصلہ پر امنّا و صدقنا کہتے ہیں:۔

ملکہٴ بلقیس کا واقعہ

دیمقراطیت سے شیدائی اکثریت کی رائے کو رد کرنا قابلِ اعتراض خیال کرتے ہیں۔ اور دیمقراطی حکومتوں سے متاثر ہو کر بعض مدعیان روحانیت جماعتیں یہی راگ الاپ رہی ہیں۔ لیکن اس امر کی کہ اکثریت کی رائے ہمیشہ صائب ہوتی ہے۔ غلطی واضح کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ملکہٴ بلقیس کا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملکہٴ بلقیس کو خط ملا۔ تو اس نے اپنے مشیروں کو بلایا اور ان کی رائے طلب کی۔ اس پر مشیروں نے یک زبان ہو کر جنگ کرنے کی طرف اشارہ کیا۔ لیکن ساتھ ہی نہایت ادب سے عرض کیا۔ والامر الیک فانظری ماذا تامرین۔ کہ اصل حاکم تو آپ ہی ہیں اور ملک کا آپ سے بڑھ کر کوئی اور خیر خواہ نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ جو ارشاد فرمائینگی۔ ہم بجا لانے کے لئے تیار ہیں۔ تب ملکہٴ بلقیس نے اپنی رائے ان کی رائے کے خلاف دی۔ اور وُہی رائے صائب نِکلی۔ چنانچہ اس کی رائے پر عمل کرنے سے وُہ پیش آمدہ تباہی سے بچ گئے۔ جو ان کی اپنی رائے پر عمل کرنے کی صُورت میں ہو سکتی تھی:۔

اس واقعہ کا ذکر کرنے سے دُنیا کو یہ سبق دینا مقصُود ہے۔ کہ اکثریت کی رائے ہمیشہ صائب نہیں ہُوا کرتی۔ نیز مسلمانوں کو یہ سکھایا گیا ہے۔ کہ خلیفہٴ وقت جب مشورہ طلب کرے۔ تو اُسے مشورہ دیا جائے۔ لیکن فیصلہ کا اختیار صرف اسی کو حاصل ہے۔ کیونکہ وُہی ہے جس کے ہاتھ میں جماعت کی قیادت دی گئی۔ اور وُہی ہے جسے جماعت کا گلہ بان اور راعی بنایا گیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر جماعت کا اور کوئی خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اسی کا فیصلہ واجب اتباع ہے:۔

دیکھو۔ ان مشرک لوگوں نے جو کئی خدا مانتے تھے۔ کیسی عمدہ بات کہی۔ کہ ہم نے اپنا مشورہ تو دے دیا۔ لیکن آخری فیصلہ آپ ہی کے اختیار میں ہے۔ کیونکہ آپ سے بڑھ کر ملک کا کوئی اور خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو فیصلہ آپ فرمائیں گی۔ ہم اس کے مطابق عمل کرینگے۔ اسلامی تعلیم کے رُو سے خلیفہٴ وقت جو خدا تعالےٰ کے نُور سے حصہ پاتا ہے اور مقامِ قربِ الٰہی پر فائز ہوتا ہے۔ اس کی رائے ہی واجب الاتباع ہے اور وُہ اکثریت کی رائے کو جب اس کے نزدیک وُہ صائب نہ ہو۔ رد کر سکتا ہے:۔

اب مَیں پھر اصل مضمون کی طرف عود کر کے کہتا ہوں۔ کہ حقیقی اخلاق اور تہذیب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھائی۔ اور آج اس کا نمونہ دُنیا میں آپ کی جماعت کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتا۔ دُنیا کی مہذب ترین اقوام کی پارلیمنٹوں کے اجلاسوں میں جاؤ۔ تو آپ کو تہذیب اخلاق کے خلاف باتیں دیکھنے میں آئیں گی۔ حکومتِ برطانیہ دُنیوی حکومتوں میں سے اول نمبر پر شمار کی جاتی ہے۔ اور سب سے زیادہ مہذب۔ اور شائستہ مانی جاتی ہے۔ لیکن اس کی پارلیمنٹ کے اجلاسوں میں بھی جس قِسم کے منظاہرات ہوتے ہیں۔ ان کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

حال ہی میں مسٹر ایڈن سابق فارن سکرٹری کے استعفار پر پارلیمنٹ ہاؤس میں مختلف ممبروں کی تقریریں ہوئیں۔ مسٹر لائڈ جارج جو ۴۹ سال سے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ اور ایک عرصہ تک پرائم منسٹر بھی رہ چکے ہیں۔ جب ان کی تقریر کا مسٹر چیمبرلین موجودہ وزیر اعظم جواب دے چکے۔ اور مسٹر لائڈ جارج دوبارہ کھڑے ہُوئے۔ تو بہ تکرار شور کے ساتھ نعرے لگے۔ کہ اپنی بات واپس لو۔ واپس لو۔ اور جب تیسری بار کھڑے ہُوئے۔ تو پھر بھی واپس لو۔ واپس لو کے نعرے لگائے گئے۔ اور جب چوتھی بار کھڑے ہُوئے تو پھر ارکانِ حکومت کی طرف سے واپس لینے کے آوازے۔ اور مخالف پارٹی کی طرف سے نہیں نہیں ہزار دفعہ نہیں کے آوازے بلند کئے گئے:۔

غرضکہ حقیقی تہذیب الاخلاق کا وجود مہذب سے مہذب حکومتوں کی پارلیمنٹوں میں بھی تقریباً مفقود نظر آتا ہے۔ اور آج تہذیب الاخلاق کا نمونہ اگر اپنی مکمل صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک جماعت کی مجالس میں۔ جو آپ کے خلیفہ و جانشین حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر سایہ منعقد ہوتی ہیں۔ پس مجلس مشاورت کے اجلاس جس حُسن و خوبی سے سر انجام پاتے ہیں۔ وُہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہیں۔ اور اس امر کا ثبوت کہ واقعی آپ کو اللہ تعالےٰ نے تہذیب الاخلاق کے ساتھ مبعُوث فرمایا تھا۔ اللہ تعالےٰ تمام افرادِ جماعت کو تہذیبِ اخلاق کا مکمل نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے:۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

اعلان اخراج از جماعت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی عتیق الرحمٰن صاحب کی نسبت یہ امر معلوم ہو کر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ وُہ مخرجین کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح امۃ الرحیم صاحبہ کی نسبت یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ وُہ اپنے خاوند میاں عبد الرب خان صاحب مخرج کے ساتھ تعلق رکھتی رہی ہیں۔ لہٰذا ان ہر دو کو نظارت ھذا کی ہدایات کی خلاف ورزی کرنے کے قصور میں جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ کسی دوست کو ان کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کی ایک مثال

۲۳ مارچ کو جبکہ میں کپور تھلہ میں تھا۔ جناب منشی ظفر احمد صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک نہایت مخلص اور قدیم صحابی ہیں مجھ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ جو انہی کے الفاظ میں احباب کے ازدیاد اخلاص کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل

فرمایا:۔

کشمیر ایجی ٹیشن کے زمانہ میں عزیز شیخ محمد احمد حسب الحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مقدمات کی پیروی کے لئے سری نگر (کشمیر) گئے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے عزیز ناصر احمد جو ان کا بڑا لڑکا ہے سخت بیمار ہو گیا۔ چیچک۔ خسرہ اور کنٹھی مالا تینوں امراض نے یک دفعہ حملہ کر دیا۔ سول سرجن روزمرہ ایک دو دفعہ دیکھنے آتا۔ اور یکے بعد دیگرے دوائیں تبدیل کرتا رہتا۔ مریض کی یہ حالت ہو گئی۔ کہ پلنگ پر کروٹ بھی دوسرا آدمی بدلاتا۔ سول سرجن نے تشویشناک حالت دیکھ کر کچھ مایوسی کا اظہار کیا تو میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے تار بھیجا۔ اور اس میں اپنی بے قراری اور اضطرار کا حال لکھا۔ غالباً ان دنوں حضرت صاحب پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ ہمارے تار کے جواب میں بذریعہ تار جواب آیا۔ کہ دعا کی گئی۔ گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفا دے گا۔ یہ جواب اسی دن مغرب کے قریب پہونچا۔ اور صبح کو جب عزیز کی چارپائی باہر نکالنے لگے۔ تو اس نے کہا میں خود اٹھ کر باہر جاؤں گا۔ چنانچہ وہ اٹھ کر خود باہر آ گیا۔ حسب معمول سول سرجن صاحب دیکھنے کے لئے آئے۔ اور عزیز کی حالت دیکھ کر کہنے لگے۔ اسے تو آرام ہے۔ ایسی جلدی کس طرح آرام ہوا۔ میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تار ان کے سامنے رکھ دیا۔ وہ پڑھ کر بہت حیران ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ کیا انسان کے اندر ایسی طاقتیں بھی ہیں۔ اور کیا اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں؟ اس واقعہ کے بعد عزیز کو چند دن میں ہی کلی صحت ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

اللہ تعالےٰ کا امتحان لینا سوء ادب ہے

گزشتہ پرچہ میں "احمدیت کی صداقت کے متعلق خدا تعالےٰ کا ایک عجیب نشان" کے عنوان سے مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل نہایت ضروری ارشاد شائع کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

اللہ تعالےٰ کا امتحان لینا سوء ادب ہے۔ لیکن بعض دفعہ شدید مظلومیت اور دعا کرنے والے کی ناواقفیت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ اس کی اضطراری حالت کی وجہ سے اس کے امتحان کو بھی قبول کر لیتا ہے۔ چنانچہ واقعہ کی تفصیلات بتاتی ہیں۔ کہ ہر ایک امر غیر معمولی اور معجزانہ ہوا ہے۔

عورتوں پر انگریزی تعلیم کا برا اثر

اسلام ایک ایسا کامل اور عالمگیر مذہب ہے۔ جو کسی بات میں دیگر مذاہب کا محتاج نہیں۔ بلکہ ہر چیز اور ہر ضرورت میں مکمل ہے۔ اس کے اعلےٰ تمدن تعلیم اور اخلاقی معیار کا اگر بنظر غور مطالعہ کیا جائے۔ تو ہر چیز مکمل نظر آئے گی۔ دیگر مذاہب ان امور میں اسلام کے محتاج ہیں۔ اور بہت سے امور کو اس سے اخذ کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اسلام ایک ایسے بلند مرتبہ اور اعلےٰ مقام پر قائم ہے۔ کہ اسے دیگر مذاہب کی کسی قسم کی احتیاج نہیں ہے کیونکہ کوئی ایسی خوبی اور صفت ہی نہیں۔ جو اس میں موجود نہ ہو۔

لیکن اس تعلیم کی خوبی اور اس کی فضیلت کے ہوتے ہوئے بھی ایک چیز ایسی ہے۔ جو طبائع پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ الناس علی دین ملوکھم۔ لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ حاکم اور بادشاہ قوم کا طرز اور طریق اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے آج کل عورتوں میں انگریزی تعلیم اور اس کے تمدن کا زیادہ رواج ہو رہا ہے۔ اور ایک حاکم قوم کا تمدن اور اس کی زبان ہونے کے لحاظ سے ان نقصانات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے جن سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یا آئندہ ان کے لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔ یہ ایک ظاہر بات ہے۔ کہ عورتوں کے انگریزی تعلیم حاصل کرنے اور انگریزی تمدن اختیار کرنے سے بہت سے نقائص پیدا ہو رہے ہیں۔ جن میں بعض اہم نقائص حسب ذیل ہیں۔

(۱) انگریزی تعلیم اور اس کے تمدن کو اختیار کرنے سے اقتصادی لحاظ سے نقصان پہونچ رہا ہے۔ وہ عورتیں جو مغربی تعلیم اور تمدن سے رنگین ہو رہی ہیں۔ ان کا خرچ ہندوستانی طرز رہائش سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) مغربی تعلیم اور تمدن کے نتیجہ میں عورت امور خانہ داری سے لاپرواہ ہو جاتی ہے۔

(۳) جو لوگ انگریزی تعلیم اپنی لڑکیوں کو دلاتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ لوگوں کی خواہش انہیں ملازمت کرانے کی بھی ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی عورتیں شادی شدہ ہونے کی صورت اپنی اولاد کی تربیت نہیں کر سکتیں۔

(۴) مغربی تہذیب اور تعلیم کا ایک یہ بھی اثر ہوتا ہے۔ کہ عورت اسلام کی عطا کردہ آزادی کی حدود سے تجاوز کرنے لگتی ہے اور مغربیت کی تقلید میں اس آزادی کی خواہاں ہوتی ہے۔ جو غیر مسلم اقوام کا طرۂ امتیاز ہے۔ جیسا کہ آجکل بڑے بڑے شہروں میں مشاہدہ بتلا رہا ہے۔

(۵) مغربی تعلیم اور اس کے تمدن کے زیر اثر عموماً میاں بیوی کے تعلقات ایسے خوشگوار نہیں ہوتے۔ جیسے ہونے چاہئیں اسلامی شریعت نے ان امور کی مختلف جگہوں میں تصریح کی ہے۔ اور مرد اور عورت کی متحدہ مساعی سے گھر کی زندگی اور اس کے نظام کو ایسے طریق پر چلانے کی ہدایات دی ہیں۔ جو باہمی محبت اور اتحاد کا ایک خوشکن نمونہ ہو۔ اس غرض کی تکمیل کے لئے اسلام نے مرد اور عورت کے دائرۂ عمل کو علیحدہ علیحدہ مقرر کیا ہے۔ گھر کی نگرانی کا کام اور خرچ کا کفیل مرد کو قرار دیا ہے۔ اور عورت کے ذمہ کام لگایا ہے۔ کہ وہ اپنی گھر کی مملکت کا انتظام رکھے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علےٰ بعض و بما انفقوا من اموالھم۔ فالصالحات قانتات حافظات للغیب (نساء ع) کہ گھریلو زندگی میں مردوں کو عورتوں پر نظام کے لحاظ سے فضیلت ہے۔ اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے اموال خرچ کرتے ہیں۔ اور عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ وہ گھر کا انتظام اور اس کی حفاظت کرنیوالی ہوں۔ اور اپنے اخلاق کو اعلےٰ بنانیوالی

دوسری جگہ عورتوں کو اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا۔ والوالدات یرضعن اولادھن۔ کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔ اس میں یہ تعلیم دی ہے کہ عورتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ بچے جنیں۔ اور ان کی پرورش کریں۔ اس لئے اولاد کی نسبت ان کی طرف کی ہے۔ اس انتظام سے آئندہ نسل کی حفاظت اور اس کی تربیت کا سامان کر دیا گیا ہے۔ ایسا ہی قرآن مجید میں ایک جگہ عورتوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے۔ وقرن فی بیوتکن کہ تمہارا کام اپنے گھروں میں رہنا اور انہیں منظم کرنا ہے۔

قرآن مجید کے ان احکام میں کیسی پاک اور اعلیٰ تعلیم بیان کی گئی ہے۔ اور مرد اور عورت کے علیحدہ علیحدہ دائرہ عمل کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اور یہ تعلیم عقل کے نہایت مطابق ہے اگر مرد اور عورت کی فطرت اور ان کی خلقت پر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ مرد کی جسمانی بناوٹ اور اس کی مضبوطی اسی لئے ہے کہ وہ کمائے اور گھر کے باہر کے مشقت والے کام سرانجام دے۔ اور عورت کا بالطبع کمزور ہونا اور بچہ کی پیدائش کا ذریعہ ہونا اس امر پر دال ہے۔ کہ اسے گھر میں انتظام کرنا ہوگا۔ اور باہر کا مشقت والا کام اس کے سپرد نہ ہوگا۔

اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرنے سے ہر گھر کی زندگی ایک اتحاد و محبت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ مرد کا کام یہ ہے کہ وہ گھر کے اخراجات کا کفیل ہو۔ اور اس کے لئے اپنی روزی کے سامانوں کو تلاش کرے۔ اور عورت کا کام یہ ہے۔ کہ وہ گھر میں رہ کر اس کی حفاظت کرے۔ اور مرد کے لئے باعث سکینت ہو۔ لیکن اس کے خلاف مغربی تعلیم اور اس کی تہذیب کے گہوارہ میں تربیت پانے والی عورتیں اس نظام سے محض ناآشنا ہوتی ہیں۔

خاکسار

ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل

قادیان

احمدیہ مشن جاوا کی ماہوار تبلیغی رپورٹ

بٹاویہ میں بائیس اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے

(مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا مع پریذیڈنٹ اعلیٰ و پریذیڈنٹ جماعتہائے جاوا و سید شاہ محمد صاحب مسجد احمدیہ گارت کے افتتاح کے لئے گئے۔ وہاں بذریعہ متعدد اشتہارات افتتاح مسجد اور تبلیغی جلسہ کا اعلان کیا جا چکا تھا۔

چنانچہ ۱۰ فروری حسب پروگرام مولوی رحمت علی صاحب پریذیڈنٹ صاحب اعلیٰ اور پریذیڈنٹ صاحب جماعتہائے جاوا کی تقریریں ہوئیں۔ اور مجلس انتظامیہ مسجد نے اپنی رپورٹ سنائی۔

۱۱ فروری کو خطبہ عید الاضحیٰ مولوی رحمت علی صاحب نے دیا۔ پھر رات کے اجلاس میں حسب پروگرام مولوی عبدالواحد صاحب اور سید شاہ محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ اختتام پر مولوی رحمت علی صاحب، نے مختصر سی تقریر فرمائی۔

۱۲ فروری کو گارت کے دوسرے مقام پر جلسہ قرار پایا۔ جہاں مولوی رحمت علی صاحب نے خصوصیات اسلام کے موضوع پر ایک طویل تقریر کی۔ غیر احمدی معززین کثیر تعداد میں جمع تھے۔ تقریر کے بعد سوالات و جوابات کا دلچسپ سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ رات ایک بجے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ تینوں دن کی تقریروں کا اثر احمدیوں اور غیر احمدیوں کے دلوں پر گہرا ہوا۔ خدا تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

علاوہ ان تین دن کی تقریروں کے پرائیویٹ ملاقاتوں سے بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ مولوی رحمت علی صاحب نے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔ جو زیر طبع ہے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس کے چھپنے پر انشاء اللہ تبلیغی کام میں اس سے اچھی مدد ملے گی گارت سے واپسی پر مولوی صاحب پاڈانگ میں ٹھہرے۔ جہاں ایک احمدی دوست کے والد صاحب کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس معمر غیر احمدی دوست نے مولوی صاحب کی باتوں سے متاثر ہو کر اپنے گاؤں میں اپنی تمام فیملی کو تبلیغ کرانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

۲۰ فروری کو جماعت بوگر نے جلسہ کا انتظام کیا۔ مولوی رحمت علی صاحب اور سید شاہ محمد صاحب شامل ہوئے۔ تبلیغ کا اچھا موقعہ ملا۔ جلسہ میں امید سے زیادہ حاضری تھی۔ بعض غیر احمدی معززین نے پھر کسی وقت مولوی صاحب کو بلا کر ان کے شکوک کے ازالہ کے لئے موقعہ دئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔

بٹاویہ یعنی مولوی رحمت علی صاحب کے ہیڈ کوارٹر میں تبلیغ کا کام بفضلہ تعالیٰ اچھی طرح ہو رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۲ نفوس نے بیعت کی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

گذشتہ ایام میں ایک جرمن نواب آئے ہوئے تھے۔ جو جرمن ڈاکٹر صاحب کے ہاں مقیم تھے۔ چونکہ جرمن ڈاکٹر صاحب ہمارے مبلغ مولوی رحمت علی صاحب کے گہرے دوست ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے خاص طور پر مولوی صاحب سے دو دن متواتر اس جرمن نواب کو تبلیغ کرنے کے لئے وقت کرائے۔ روزانہ اپنی موٹر کار لے کر آتے۔ مولوی صاحب کو ساتھ لیجاتے اور گھنٹوں گفتگو ہوتی رہتی۔ جرمن نواب اگر ہندوستان آئے۔ تو انشاء اللہ قادیان بھی آئیں گے۔

لجنہ اماءاللہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توفیق سے تبلیغ کا کام غیر احمدی اور یورپین مستورات میں نہایت احسن طور سے ہو رہا ہے۔ وہ خود بھی قرآن و حدیث کا سبق لیتی ہیں۔ اور علاوہ تبلیغ کے احمدی بچوں کی تعلیم پر بھی وقت خرچ کرتی ہیں۔

یہاں کے کالجوں کے بعض طلبا سلسلہ کی تعلیم سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب سے ہفتہ میں ایک بار عربی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور انجمن کے جلسوں میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔

تعلیم و تربیت کے لحاظ سے دو بار قرآن کریم کا درس ہوتا ہے ہر اتوار کو شب کے وقت تبلیغی جلسہ ۹ سے بارہ بجے تک ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین کو پیش از پیش توفیق تبلیغ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق رویاء

خاکسار گو ۱۹۲۸ء سے پہلے غیر احمدی تھا۔ مگر عقیدہ کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پاکباز انسان سمجھتا تھا۔ میں نے ۱۹۱۸ء میں ورنیکلر مڈل کا امتحان دیا تو دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں عرض کیا۔ جواب آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ پھر ۱۹۲۱ء میں نارمل کا امتحان دیا۔ دعا کے لئے عرض کیا۔ جواب آیا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے۔ پھر ۱۹۲۵ء میں سخت بیمار ہو گیا۔ دعا کے لئے درخواست کی۔ جواب آیا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ان تمام امور میں کامیابی ہوئی۔ ۱۹۲۰ء میں جب کہ خاکسار پرائمری سکول سعد اللہ پور میں مدرس تھا۔ مولوی غلام علی صاحب وہاں اول مدرس تھے۔ وہ مجھے اکثر تبلیغ فرمایا کرتے۔ لیکن خاکسار یہی جواب دیتا۔ کہ جب تک میرے دل میں سچی محبت اور عشق پیدا نہ ہوگا۔ میں ہرگز ہرگز بیعت نہ کروں گا۔ اس دوران میں میرے محترم بھائی پیر بشیر عالم صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی جو کہ اب اینگلو ورنیکلر مڈل سکول پاہڑیانوالی ضلع گجرات میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ مجھے متواتر تبلیغ فرماتے رہے۔ لیکن یہ خاکسار ہرگز نہ مانتا تھا یہی جواب دیتا تھا۔ کہ ابھی میرا دل نہیں مانتا۔ جب دل میں حضور کی بیعت کرنے کی محبت سچی پیدا ہو گی۔ تب دیکھا جائیگا فی الحال میں بیعت نہیں کرتا۔ ۱۹۲۰ء میں جب کہ خاکسار سعد اللہ پور میں ہی تھا۔ ایک دن خواب میں دیکھا۔ کہ ایک سرسبز اور بارونق جگہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مسند پر تشریف فرما ہیں بڑا قد۔ نورانی چہرہ۔ نظر آیا۔ اور پاس ہی ایک پانی کا بڑا تالاب ہے۔ جس میں لوگ وضو کر رہے ہیں۔ اور باغ ہے۔ اور ساتھ ہی کئی لوگوں کی قبریں ہیں۔ وہاں حضرت کے حضور سعد اللہ پور کے مولوی غلام علی صاحب مدرس اور مولوی غوث محمد صاحب امام مسجد اور میاں جلال الدین صاحب لوہار اور علاوہ ازیں کئی آدمی حاضر دیکھے گئے۔ صبح میں نے یہ سارا واقعہ حضرت مولوی غلام علی صاحب اول مدرس کو جو کہ میرے نہایت مہربان تھے سنایا۔ اور پھر اپنے ماموں حضرت پیر غلام غوث محمد صاحب قریشی سے بیان کیا۔ اور پھر اپنے محترم بزرگ بھائی پیر بشیر عالم صاحب سے بیان کیا۔ سب نے یہی فرمایا۔ کہ تم پر حجت ہو چکی ہے۔ اب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ لیکن خاکسار بوجہ دنیوی مجبوریوں کے بیعت کرنے سے قاصر رہا کچھ والدین کا خیال تھا۔ کچھ علاوہ ملازمت کے پیری مریدی کا سلسلہ تھا۔ میں دل ہی دل میں خیال کرتا تھا کہ اگر والدین کے حکم کی تعمیل نہ کروں۔ تو بھی مناسب نہیں اور اگر پیری مریدی کا سلسلہ چھوڑ دوں۔ تو دنیاداری کے لحاظ سے اچھا نہ ہوگا اسی شش و پنج میں چھ سال گذر گئے گو خاکسار کی باطنی بیعت تو تھی

آخر ۱۹۲۸ء کے شروع میں تحریری بیعت داخل کر لی۔ اور دل میں یہ شوق اور محبت پیدا ہوئی۔ کہ قادیان پہنچوں اور مقدس مقامات کو دیکھوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کر کے اپنی زندگی کے دن عمدہ طریق سے گزاروں۔ دسمبر ۱۹۲۸ء کے جلسہ پر میں اپنے محترم بھائی پیر بشیر عالم صاحب کے ہمراہ قادیان گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت دستی کر کے داخل سلسلہ ہوا۔ بیعت کے وقت مجھے کسی شخص نے مجبور نہ کیا تھا۔ بلکہ تمام دوست یہ کہتے تھے۔ کہ فی الحال بیعت نہ کرو۔ پھر کرنا اب یہاں آتے ہو پہلے خوب تحقیق کر لو۔ میں نے بغیر کسی کی تحریک کے خود بخود فوراً دستی بیعت کر لی اور سلسلہ میں داخل ہو کر اپنی منزل مقصود پا لیا۔

اس کے بعد گھر آنے پر کچھ والدین بھی ناراض ہوئے۔ میں اس وقت اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کنجاہ سے تبدیل ہو کر چک نمبر ۱۶ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں لوئر مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر ہو گیا تھا۔ میں بڑی مدت تک گھر نہ آیا۔ پھر جب مریدوں نے سنا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ تو کچھ نفرت کرنے لگے۔ میں نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دل میں بغیر کسی قسم کے رنج و ملال کے سب سلسلہ چھوڑ دیا۔ اور محض خدا کے بھروسہ پر زندگی بسر کرتا رہا۔ اب والدین بھی خوش ہیں۔ اور ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہے۔ بیعت کرنے سے پہلے اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ نرینہ اولاد کوئی نہ تھی۔ اب اولاد زندہ اور نرینہ موجود ہے۔ یہ محض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے

خاکسار:۔ پیر فیض عالم قریشی
گوٹیکی ضلع گجرات

حصہ آمد کی وصیت کرنی ضروری ہے

مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء کا فیصلہ قابل توجہ ہے۔ جن موصیوں نے جائداد کی وصیت کی ہے۔ ان کو اس جائداد کی آمدنی کے علاوہ باقی ہر قسم کی دوسری آمدنیوں پر حصہ آمد ضرور ادا کرنا چاہیئے۔ لہٰذا اس فیصلہ کے مطابق ہر ایک موصی کو جو آمدنی کی کوئی سبیل رکھتا ہو۔ حصہ آمد کی ضرور وصیت کرے۔ مقامی عہدہ داران ہر موصی کی جانچ پڑتال کر کے جس موصی نے بھی باوجود آمدنی ہونے کے ابھی تک حصہ آمد کی وصیت نہیں کی۔ اس کو اس اعلان کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر کوئی موصی توجہ دلانے پر بھی حصہ آمد ادا نہیں کرتا۔ تو اس کی اطلاع فوراً نظارت ہذا کو دی جائے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

بیرون ہند کے ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے :۔

No.	Name and place
304	Brother Abdul Hamid Esqr Java.
305	〃 Ferozi Esqr Tabora (Africa)
306	〃 Wambali Esqr 〃 〃
307	〃 Jinnua. 〃 〃 〃
308	〃 Pinda 〃 〃 〃
309	〃 Kambilo 〃 〃 〃
310	〃 Sulemani 〃 〃 〃
311	〃 Hamisi 〃 〃 〃
312	〃 Abdullah 〃 〃 〃
313	〃 Salehe 〃 〃 〃
314	〃 Almasi 〃 〃 〃
315	〃 Athmnani 〃 〃 〃
316	〃 Baraka 〃 〃 〃
317	〃 Mohammadi 〃 〃 〃
318	〃 Jumna 〃 〃 〃
319	〃 Marisho 〃 〃 〃
320	〃 Salmri 〃 〃 〃
321	〃 Mis-gave 〃 〃 〃
322	〃 Umari 〃 〃 〃
323	〃 Ali 〃 〃 〃
324	〃 Athmain 〃 〃 〃
325	〃 Risasi 〃 〃 〃
326	〃 Umari 〃 〃 〃
327	〃 Sulemani 〃 〃 〃
328	〃 Bakari 〃 〃 〃
329	〃 Younus 〃 〃 〃
330	〃 Simha 〃 〃 〃
331	〃 Mastinah 〃 Java.
332	〃 Goembrek 〃 〃
333	〃 M. Wirjoawinarso 〃 〃
334	〃 M. Soepardi 〃 〃
335	〃 Mas. Imam Joesida Esqr 〃
336	〃 Mas Atim Esqr 〃
337	〃 Sister Maryam 〃 Saltpond.
338	Brother Narkoem Esqr Java.
339	Sister Amatssebari 〃 〃
340	Brother Soetana. 〃 〃
341	Sister Moh. Sjaliri 〃
342	Brother Djian Alias Soelman 〃
343	Sister Cernana M. D. Saclisna 〃
344	Brother [illegible]nain Esqr Java.
345	Sister Hamtja 〃 〃
346	〃 Th. Dengah 〃 〃.
347	Brother Oesman Nalawidjoja 〃
348	〃 Soekelan Esqr Java.
349	〃 Poeadi 〃 〃
350	Sister D. Darjoesma Esqr 〃
351	〃 Tami Esqr 〃
352	Brother Moeshar 〃 〃
353	〃 Oesman 〃 〃
354	Sister Kinoeng 〃 〃
355	Brother Kiing 〃 〃
356	〃 Mahana 〃 〃
357	〃 Karna 〃 〃
358	〃 Ratna 〃
359	〃 Hakeem Wali Mohd 〃 〃
360	Abdal Ghani Chacas Sb Argentina
361	Syed Abdal Ghani Sb 〃
362	Sister Apataye Tabora Africa
363	〃 Asyesha 〃 〃
364	〃 Sherra 〃 〃
365	〃 Kibongke 〃 〃
366	〃 Wamzilla 〃 〃
367	〃 Masham 〃 〃
368	〃 Afuwa 〃 〃
369	〃 Masafiri 〃 〃
370	〃 Marian. 〃 〃
371	〃 Boeer 〃 〃

(باقی)

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی تبلیغی رپورٹ

شاہ اشانٹی کو تبلیغ اسلام - ۲۸ نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ یعنی ماہ فروری میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ۶۴ دیہات میں تبلیغ کی - ۶۶ لیکچر دئیے - ۳۲۲۶ نفوس ان لیکچروں میں شامل ہوئے - ۲۸ اشخاص سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے - علاوہ ازیں خاکسار نے چار خطبات پڑھے - یہاں کے ایک مشہور عالم معلم عبدہ کے ساتھ دو گھنٹہ تک مذہبی مسائل پر گفتگو کرنے کا موقعہ میسر آیا - چند احمدی احباب میرے ہمراہ تھے - سلسلہ کلام شروع کرتے ہی مسائل نحویہ میں کود پڑا - لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے خود ہی اس بھنور میں پھنس گیا ماہ زیر رپورٹ میں متعدد ملاقاتیں کی گئیں - جن میں سے بعض کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے - ۹ فروری کو پرنس کویسی جمیبی بن سابق شاہ اشانٹی پرائیویٹ فرسٹ میری جائے رہائش پر تشریف لائے - یہ مذہباً رومن کیتھولک ہیں - ڈیڑھ گھنٹہ تک ان کے ساتھ مذہبی گفتگو ہوئی - ابطال الوہیت مسیح - ابطال کفارہ - اور مسیح صلیب سے زندہ اترے مسائل زیر بحث تھے - بہت ہی اچھا اثر لے کر گئے - اور دوبارہ آنے کا وعدہ کیا - ۱۰ فروری کو موجودہ شاہ اشانٹی پرائیویٹ سیکنڈ سے ان کے محل پر ملاقات ہوئی - تحفہ شہزادہ ویلز - فیتھی مترجم نماز - وِنڈیکیشن آف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - بطور ہدیہ شاہ موصوف کو پیش کیں - نہایت ہی خوشی سے یہ کتب انہوں نے قبول کیں - اور دوبارہ ملاقات کرنے کا وعدہ کیا - ۱۲ فروری کو عید الاضحی کے دوسرے دن بادشاہ کا خادم آیا - اس کے ہمراہ ایک بکرا تھا - خادم نے بادشاہ کا کارڈ مجھے دیا - اور کہا کہ یہ بکرا بطور تحفہ بادشاہ نے آپ کو بھیجا ہے - بکرا ذبح کیا گیا - اور گوشت احمدی احباب میں تقسیم کیا گیا اور بادشاہ کو شکریہ کا خط لکھا -

ہر روز بعد نماز فجر باری باری قرآن مجید - حدیث - کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام - وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا رہا - مبلغین کو باقاعدہ اسباق دئیے جاتے ہیں - کالونی میں مسٹر جانسن جنرل سکرٹری - اور پریذیڈنٹ الحاج محمد اسحٰق سکولوں اور جماعت کی نگرانی کرتے رہے - اور مجھے باقاعدہ رپورٹ بھیجتے رہے - ملک میں مالی تنگی کی وجہ سے تبلیغ میں بڑا حرج واقعہ ہو رہا ہے - تمام دوستوں سے درخواست ہے - کہ وہ مالی تنگی کے ازالہ اور جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں -

خاکسار :- نذیر احمد مبشر سیالکوٹی مبلغ گولڈ کوسٹ

ضروری اعلان

ایک دوست مسمی نور محمد صاحب ساکن کوٹ محمد خان - تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں چار ماہ عرصہ ہوا فوت ہو گئے ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ ان کی بعض رقوم بعض اصحاب کے ذمہ قابل ادا ہیں - ان کے پس ماندگان ایک بیوہ اور چھوٹے چھوٹے چند بچے ہیں - جن کو بسر اوقات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے - لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن اصحاب کے ذمہ ان کی کوئی رقم ہو - وہ جلد تر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں - اگر کوئی دوست فوری طور پر ادائیگی رقم سے معذور ہوں - تو وہ مقدار رقم سے جو مرحوم کی ان کے ذمہ قابل ادا ہو مطلع فرمائیں -

وصیتیں

نمبر ۵۰۰۹ :- منکہ مرزا فتح محمد ولد مرزا رحمت علی بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر پینتیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن حال مقیم بغداد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸-۳-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت ایک کنال اراضی سکنی بمقام قادیان ضلع گورداسپور قیمتی مبلغ چار صد روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمدن جو کہ مبلغ اسی روپے ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - اور یہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا -

العبد :- مرزا فتح محمد

گواہ شد :- معراج الدین سکرٹری وصایا جماعت بغداد

گواہ شد :- رحیم داد از دعبان بغداد

نمبر ۵۰۱۰ :- منکہ مہتاب بی بی بیوہ محمد بخش قوم ارائیں عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸-۳-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے - مہر مبلغ تیس روپے اور زیور قریباً -/۶۸ روپے کا ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں - میں اس رقم کا جو -/۱۰۰ روپیہ ہے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اگر میری وفات کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور میرے ورثاء اس کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے -

العبد :- مہتاب بی بی نشان انگوٹھا

گواہ شد :- اسمٰعیل پسر موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد :- محمد یعقوب کاتب گواہ شد

نمبر ۵۰۱۱ :- منکہ عبد اللہ ولد چوہدری خدا بخش قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن گلانوالی ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸-۳-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ دو گھماؤں چھ کنال ہے - جو کہ مبلغ سات سو روپے میں رہن ہے اور جو قیمتی مبلغ سوا آٹھ سو روپیہ کی ہے اگر وہ میری زندگی میں میرے حق میں فک ہو جائے - تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کا صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا - اور اس وقت میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل کرتا رہونگا - جو قریباً مبلغ -/۱۰۰ سالانہ ہے اور اگر میری وفات کے بعد کوئی اور میری جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ کو ۱/۱۰ حصہ لینے کا حق ہوگا -

العبد :- بقلم خود چوہدری عبد اللہ

گواہ شد :- عبد الحمید بقلم خود برادر خورد موصی

گواہ شد :- محمد الدین کارکن دفتر ڈاک قادیان

نمبر ۵۰۱۲ :- منکہ رابعہ بی بی بیوہ ڈاکٹر حسن علی صاحب قوم قریشی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن چک چھور ۱۷۱ ڈاکخانہ سانگلہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۸-۳-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے - نقد جو مجھے ترکہ خاوند سے ملا - للعہ - زیورات ڈنڈیاں مالیتی للعہ - حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ تھا - اور اب میرے پسران کے ذمہ ہے - اور انہوں نے ادا کرنے کا ذمہ اٹھایا ہے - -/۲۰۰ حصہ مکان رہائشی للعہ کل تین صد روپیہ اس مبلغ تین صد روپیہ کے ۱/۳ حصہ کی

بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ اور لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر اس کے بعد میری کوئی مرنے پر جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد رابو بی بی نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ محمد اقبال ولد ڈاکٹر حسن علی صاحب مرحوم حوالدار ۱۱۴۷ ریلوے پولیس لائن لاہور بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد محمود ولد ڈاکٹر حسن علی صاحب مرحوم کنسٹیبل ریلوے پولیس لائن لاہور بقلم خود۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے ہندوستان سے برما جانے والے کارڈوں اور لفافوں کی قیمت میں تخفیف کردی گئی۔ پوسٹ کارڈ اور جوابی پوسٹ کارڈ ۲؍ ایک تولہ تک لفافہ ۱؍ آنہ۔ ہر زائد تولہ یا اس کے کسی حصہ کے لئے ار رجسٹرڈ اخباری پرچہ دس تولے تک ۶ پائی۔

شنگھائی ۔ ۳۰ مارچ۔ چین اور جاپان کی جنگ کے متعلق تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تیین چین یو کا ذریعے پر لڑائی زوروں پر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ شنسنگ میں چینیوں کا پلہ بھاری ہے۔ چنانچہ چینیوں نے تین چنگ اور سی ننگ پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے آخری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ گرانڈ کنال کے قریب چینیوں نے چار یا پانچ ہزار جاپانیوں کو نرغے میں کرلیا ہے۔ جاپانیوں کی طرف سے محصورین کو بچانے کی پوری کوشش ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۰۰ مربع میل کے اندر جس قدر دیہات تھے وہ بالکل نیست و نابود ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک نمائندہ پریس کو دوران ملاقات میں کہا۔ کہ آئندہ آنریبل سر شاہ محمد سلیمان مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر مقرر ہونگے۔ کیونکہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد اور نواب محمد اسمٰعیل خان نے ان کے حق میں دستبردار ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

لنڈن ۔ ۳۰ مارچ۔ کل دارالامراء میں برطانیہ کی خارجی پالیسی پر بحث شروع ہوئی۔ حزب مخالف کے لیڈر لارڈ سنیل نے مطالبہ کیا۔ کہ مجلس اقوام کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ آرچ بشپ آف کنٹربری نے کہا۔ یہ کہدینا آسان ہے کہ مجلس اقوام کو دوبارہ تعمیر کیا جائے لیکن شکستہ بنیادوں پر تعمیر کا کام آسان نہیں ہوتا۔ لارڈ ہالیفکس وزیر خارجہ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں چاہئیے کہ اپنے گھر میں جمہوریت کو قائم رکھیں۔ اپنے اجتماعی اور انفرادی حقوق محفوظ رکھیں۔ اور بااثر و رسوخ سے کام لیتے ہوئے یورپ کو دو مخالف کیمپوں میں تقسیم ہونے سے بچائیں۔ چیکوسلاویکیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سلسلہ میں ہم پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن ہم ابھی اسے ظاہر نہیں کرسکتے۔

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ۔ لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ رخصت پر جارہے ہیں۔ ان کی جگہ گورنر جنرل نے ۲۹ اپریل سے ۱۴ جولائی تک مسٹر جسٹس ایڈیسن کو قائم مقام چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔

شیخوپورہ ۔ ۳۰ مارچ۔ اس جگہ کانسٹیبلوں کی سات خالی اسامیوں کے ہزارہا درخواست کنندگان میں ۹ امیدوار انٹرویو کے لئے طلب کئے گئے کامیاب امیدواروں میں سے ایک پنجاب یونیورسٹی کا گریجوایٹ ہے

امرتسر ۔ ۳۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں امرتسر کے حلقہ انتخاب کی طرف سے احرار نے چوہدری افضل حق کو بطور امیدوار کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے

لنڈن ۔ ۳۰ مارچ۔ چیکوسلاویکیہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے نازی بھی آسٹریا کے نازیوں کی طرح سر ابھار رہے ہیں۔ وزیراعظم نے جو اعلان انہیں مراعات دینے کے متعلق کیا تھا۔ وہ اس سے مطمئن نہیں بلکہ نئے انتخابات کا مطالبہ کررہے ہیں

لکھنؤ ۔ ۳۰ مارچ۔ یوپی پراونشل مسلم لیگ کے ایک اجلاس میں اس امر پر بحث کی گئی۔ کہ اسمبلی کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ارکان کو مسلم لیگ پارٹی میں شامل ہوجانا چاہئیے یا نہیں۔ نواب صاحب چھتاری نے تقریر کرتے ہوئے مسلم لیگ کے مقاصد بیان کئے اور کہا کہ اسمبلی کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ارکان ہر وقت مسلم لیگ پارٹی میں شامل ہونے کے لئے آمادہ ہیں۔

لاہور ۔ ۳۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے احرار نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں تحریک سول نافرمانی کو یکم اپریل سے عارضی طور پر بند کردینے کا فیصلہ کرلیا ہے اور کل اس کا اعلان کردیا جائے گا

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ۔ مئی کے وسط میں سر ہیری ہیگ گورنر یوپی رخصت پر جارہے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں سر ہیلٹ گورنر بہار یوپی کے قائم مقام گورنر ہونگے۔ سر ہیلٹ کے یوپی چلے جانے پر سر ٹامس سٹیوارٹ وزیر مواصلات بہار کے گورنر ہونگے۔ سر سٹیوارٹ کی جگہ مسٹر اے جی کلو سیکرٹری لیبر ڈیپارٹمنٹ ان کے فرائض سرانجام دیں گے۔ جون میں گورنر سندھ سر لینسلاٹ گراہم رخصت پر جارہے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر جے رائیج گیرٹ کمشنر ناردرن ڈویژن بمبئی پریذیڈنسی قائم مقام گورنر سندھ ہونگے۔

کوئٹہ ۔ ۳۰ مارچ۔ سرکاری حلقوں میں اس خبر کو غلط قرار دیا جارہا ہے کہ نواب آف بگٹی کو دستبردار ہونے کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ وہ ابھی تک بگٹی کے متنداری ہیں۔ انہیں کوئی پنشن نہیں ملتی۔ بلکہ قبائلی الاؤنس بدستور مل رہا ہے۔

نئی دہلی ۔ ۳۰ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں شاردا ایکٹ کے ترمیمی بل پر بحث ہوئی۔ وقفہ استفسارات کے بعد سر جیمز گرگ وزیر فنانس نے اعلان کیا۔ کہ سنٹرل بورڈ آف ریوینیو کا جو مطالبہ زر انکم ٹیکس ایڈوائیزر کے تقرر کے سلسلہ میں اسمبلی نے مسترد کردیا تھا اسے گورنر جنرل نے بحال کردیا ہے۔

شاردا ایکٹ کے ترمیمی بل پر بحث کے دوران میں سر این این سرکار نے کہا کہ ایک خاتون ممبر کو نامزد کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر حالات نے ایسی صورت اختیار کرلی۔ کہ آج وہ خاتون ایوان میں موجود نہیں۔ مولوی شوکت علی نے کہا۔ کہ مسلمانوں کو اس بل کی بحث سے کوئی تعلق نہیں ایک مسلمان ممبر عنقریب ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس بل سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔ بحث کے بعد بل پر غور کئے جانے کی تحریک ۱۹ اور ۴۳ آراء کے تناسب سے منظور ہوگئی آج کامرس سکرٹری نے اسمبلی میں اس مفہوم کا ایک بل پیش کیا۔ کہ چاولوں کے ٹوٹے پر مزید ایک سال کے لئے موجودہ حفاظتی محصول جاری رکھا جائے

کراچی ۔ ۳۰ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی کے اجلاس میں عام نظم و نسق کے ضمنی مطالبات زیر بحث ہوئی یہ وہی مطالبہ زر تھا۔ جسے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی وزارت کے وقت اسمبلی نے مسترد کردیا تھا۔ آج مسٹر گزدر نے جو سر غلام حسین پارٹی کے ممبر ہیں۔ نئی وزارت کو ملامت کرنے کے لئے ایک تحریک تخفیف پیش کی۔ اور کہا۔ کہ جدید وزارت کا پروگرام مسلمانوں کے لئے تباہ کن ہے۔ مسٹر گزدر کی تحریک ملامت پر زبردست بحث ہوئی۔ چونکہ حکومت نے یقین دلا دیا۔ کہ یونائیٹڈ پارٹی کے پہلے پروگرام کی تکمیل موجودہ پروگرام سے کی جائے گی۔ اس لئے مسٹر گزدر نے اپنی تحریک واپس لے لی۔

کراچی ۔ ۳۰ مارچ۔ اس جگہ ایک سیاح نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ ٹیکسی کا یوڈا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی